Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ

# الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۷ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ، ۱۷ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ، ۱۷ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۱۱

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

گرمی کی وجہ سے ضعف کی تکلیف رہی

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں:۔

گھبراہٹ اور کمزوری کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور دردو الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت درجہ مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے آمین۔

---

محترم حکیم مولوی مبارک احمد خان صاحب امین آبادی (حد/6 - G - حد 8 / اسلام آباد) کی آنکھ کا اپریشن سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں ۲۹ اپریل کو ہوا ہے۔ آنکھ میں ابھی کچھ درد اور کھجلی کی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے، ہر قسم کی پیچیدگی سے بچائے اور آنکھ کو کامل بینائی عطا فرمائے اور حسبِ سابق خدماتِ دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین

---

## تقرر ممبران مجلس کارپرداز
### برائے سال ۷۷-۱۹۷۶ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس کارپرداز کے لئے مندرجہ ذیل ممبران برائے سال ۷۷-۱۹۷۶ء کے تقرر کی منظوری عطا فرمائی ہے:۔

۱۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب
۲۔ " مولوی عبدالمالک خان صاحب
۳۔ " نور محمد صاحب نسیم سیفی (نمائندہ تحریک جدید)
۴۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۵۔ " سید مسعود مبارک شاہ صاحب (سیکرٹری)۔

خاکسار
بشارت الرحمٰن
صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ

---

### ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# یاد رکھو انسان کی قدر و قیمت اور شرف کا مدار اخلاص اور وفاداری پر ہے

## اخلاص اور وفاداری ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کی قدر و قیمت کو بڑھاتی ہے

"یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہداتِ خشک سے کیا ہوتا ہے؟ ۔۔ نامرد، بزدل، بیوفا جو خدا تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ دغا دینے والا ہے وہ کس کام کا ہے اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے ساری قیمت اور شرف وفا سے ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ کس بناء پر ملا؟ قرآن شریف نے فیصلہ کر دیا ہے اِبْرَاہِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی ابراہیم وہ ہے جس نے ہمارے ساتھ وفاداری کی، آگ میں ڈالے گئے مگر انہوں نے اس کو منظور نہ کیا کہ وہ ان کافروں کو کہہ دیتے کہ تمہارے ٹھاکروں کی پوجا کرتا ہوں، خدا تعالیٰ کے لئے ہر تکلیف اور مصیبت کو برداشت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ اپنی بیوی کو بے آب و دانہ جنگل میں چھوڑ آ۔ انہوں نے فی الفور اس کو قبول کر لیا۔ ہر ایک ابتلا کو انہوں نے اس طرح پر قبول کر لیا کہ گویا عاشق اللہ تھا۔ درمیان میں کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتلا پیش آئے۔ خویش و اقارب نے مل کر ہر قسم کی ترغیب دی کہ اگر آپ مال و دولت چاہتے ہیں تو ہم دینے کو تیار ہیں اور اگر آپ بادشاہت چاہتے ہیں تو اپنا بادشاہ بنا لینے کو تیار ہیں اگر بیویوں کی ضرورت ہے تو خوبصورت بیویاں دینے کو موجود ہیں مگر آپ کا جواب یہی تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے شرک کے دور کرنے کے واسطے مامور کیا ہے۔ جو مصیبت اور تکلیف تم دینی چاہتے ہو دے لو میں اس سے رک نہیں سکتا کیونکہ یہ کام جب خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے پھر دنیا کی کوئی ترغیب اور خوف مجھ کو اس سے ہٹا نہیں سکتا۔ آپ جب طائف کے لوگوں کو تبلیغ کرنے گئے تو ان خبیثوں نے آپ کے پتھر مارے جس سے آپ دوڑتے دوڑتے گر جاتے تھے لیکن ایسی مصیبتوں اور تکلیفوں نے آپ کو اپنے کام سے نہیں روکا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کے لئے کیسی مشکلات اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے اور کیسی مشکل گھڑیاں ان پر آتی ہیں مگر باوجود مشکلات کے ان کی قدر شناسی کا بھی ایک دن مقرر ہوتا ہے اس وقت ان کا صدق روزِ روشن کی طرح کھل جاتا ہے اور ایک دنیا ان کی طرف دوڑتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صہ ۲۶۱، صہ ۲۶۲)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

مورخہ ۱۷ ہجرت ۱۳۵۵ ہش

۱۷ مئی ۱۹۷۶ء

# قریشِ مکہ کا طعنہ اور خدا کی طرف سے اُس کا جواب

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو غلبۂ حق کی غرض سے دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو وہ اور اُس پر ایمان لانے والے انتہائی کمزوری اور کسمپرسی کی حالت میں ہوتے ہیں برخلاف اِس کے اُن کے مخالفین بہت زور آور، طاقتور اور مالدار ہوتے ہیں۔ وہ طاقت اور قوت و اقتدار کے گھمنڈ میں مامور من اللہ اور اُس کے متبعین پر طرح طرح کے مظالم ڈھاتے ہیں اور اُنہیں اُن کی بے بسی اور کسمپرسی یاد دلا دلا کر اُن پر طعنہ زن ہوتے ہیں کہ اگر وہ خدا کی طرف سے اصلاحِ خلق اور غلبۂ حق کی غرض سے کھڑے کئے گئے ہیں تو خدا تعالیٰ اُن کی اِس بے بسی اور کسمپرسی کو دُور کر کے انہیں طاقتور اور خوشحال کیوں نہیں بنا دیتا۔ وہ یہ مظالم اور دلخراش طعنے صبر سے برداشت کرتے چلے جاتے ہیں یہانتک کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے وہ وقت لے آتا ہے کہ جب مامور من اللہ اور اس کے ساتھیوں کو دُکھ دینے اور ستانے والوں کا گھمنڈ پے در پے ناکامیوں اور رسوائیوں کے سبب خاک میں مل کر رہ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ حق کے غالب آنے کے نتیجہ میں مامور من اللہ کے متبعین کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ سب کچھ عطا کر دیا جاتا ہے جس سے محرومی کی بناء پر ان کے طاقتور مخالفین انہیں ظلم کا نشانہ بنایا اور دلخراش طعنے دیا کرتے تھے۔

چنانچہ فخرِ اولین و آخرین خاتم النبیین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی مکّی زندگی میں ایسے ہی صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑا۔ ایک طرف قریشِ مکہ انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بناتے تھے اور پھر ان کی بے بسی اور بے کسی کا مذاق اڑاتے ہوئے انہیں طعنے دیا کرتے تھے کہ کہاں ہے تمہارا خدا جس کی تائید و نصرت پر تمہیں بہت بھروسہ ہے وہ کیوں تمہاری مدد کو نہیں آتا اور کیوں تمہاری بے بسی اور کسمپرسی کی حالت کو قوت اور خوشحالی و فارغ البالی میں تبدیل نہیں کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اِن طعنوں کا قرآن مجید میں بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِن کے ظلم عظیم اور نہایت ہی مکروہ افتراؤں کا ذکر کرنے کے بعد ان کے دلخراش طعنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي
الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝
اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ
وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ
كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
سَبِيْلًا ۝ (الفرقان آیات ۸ تا ۱۰)

ترجمہ:- اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے کہ جو کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا بھی ہے۔ کیوں نہ اس کی طرف فرشتہ اُتارا گیا جو اس کے ساتھ ہو کر لوگوں کو ہوشیار کرتا۔ یا اُن پر کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اس کے پاس کوئی باغ ہوتا جس کے پھل وہ کھاتا۔ اور یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے آدمی کے پیچھے چل رہے ہو جو سحر زدہ ہے۔ دیکھ یہ تیرے متعلق کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں۔ یہ گمراہ ہو چکے ہیں پس ان کو کوئی صحیح بات کہنے کا رستہ نہیں ملتا۔

اللہ تعالیٰ نے اُن کی اِن لغو اور بے سروپا باتوں اور طعنوں کا خود ہی جواب دیا جو نہایت اہم بالشان پیشگوئی پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی اِن طعنہ زنیوں کے جواب میں فرمایا:-

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝
(الفرقان آیت ۱۱)

ترجمہ:- بہت برکت والا ہے وہ خدا جو چاہے تو تیرے لئے (ان کے تجویز کردہ) اِس باغ سے بہت بہتر باغات پیدا کر دے جن (کے سایہ) میں نہریں بہتی ہوں اور تیرے لئے بڑے بڑے محل تیار کر دے۔

صحابہ کرامؓ کی اُس کسمپرسی کی حالت میں جبکہ قریش مکہ انہیں طرح طرح کی تکالیف پہنچا رہے اور طعنہ زنی سے کام لے رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کی اِس قسم کی باتوں کے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ دراصل ایک عظیم الشان بشارت پر مشتمل تھا اور وہ بشارت یہی تھی کہ بے بسی اور کسمپرسی کی یہ حالت عارضی ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ خدا تعالیٰ دنیا کے بڑے بڑے باغات اور عالی شان محلات کا اِنہی بے زور اور بے زور لوگوں کو مالک بنا دے گا۔ چنانچہ یہ بشارت نہایت شان سے پوری ہوئی۔ اذیتیں پہنچانے اور طعنے دینے والے کفارِ مکہ کا سب گھمنڈ خاک میں مل کر رہا اور اللہ تعالیٰ نے انہی بے نوا اور بے زور صحابہؓ اور ان کی اولاد کو عرب اور عراق اور شام اور ایران کے باغات اور اُن کے محلات کا مالک بنا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے شمالی افریقہ اور یورپ کے متعدد ممالک کو ان کے زیرنگیں کیا جہاں انہوں نے اپنے عہدِ حکومت میں جو صدہا برس تک چلتا چلا گیا بڑے بڑے باغات اور محلات بنائے جو اُن کی یادگار کے طور پر آج بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔

پھر کفارِ مکہ نے تو دنیوی باغات اور محلات کا ذکر کر کے صحابہؓ کو ان دنیوی نعمتوں سے محرومی کا طعنہ دیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہی نہیں فرمایا کہ وہ اِنہی صحابہؓ اور ان کی اولادوں کو باغات اور محلات کا مالک بنائے گا بلکہ فرمایا کہ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یعنی یہ کفار تو جس اس باغ کا ذکر کرتے ہیں جو آج سرسبز و شاداب ہوتا ہے تو کل گل سڑ جاتا ہے کبھی زمین کی خرابی کی وجہ سے وہ پھل نہیں دیتا کبھی پانی کی کمی اُسے خشک کر دیتی ہے۔ کبھی بیماریاں اس کے پھلوں کو تباہ کر دیتی ہیں لیکن ہم تجھے وہ روحانی باغ بھی دینے والے ہیں جو ان دنیوی باغوں سے بدرجہا بہتر ہوگا کیونکہ اس کے سایہ کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن کی وجہ سے وہ کبھی خشک نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ ترو تازہ اور سرسبز و شاداب رہے گا اور دیکھنے والوں کی آنکھوں کو طراوت اور ان کے دلوں کو راحت پہنچائے گا اور دنیا پر ہمیشہ کے لئے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور آپ کی حقانیت کو ظاہر کرتا رہے گا۔

اس روحانی باغ پر بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ الفرقان کی تفسیر (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم) میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس روحانی باغ اور اس کی دائمی سرسبزی و شادابی کا تفصیل سے ذکر تو بعد میں کریں گے فی الوقت ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین ابتداءً انتہائی کمزوری، بے بسی اور کسمپرسی کی حالت میں ہوتے ہیں لیکن ان کو اشاعت و غلبۂ حق کے لئے کھڑا کرنے والا ہمہ قدرت و ہمہ طاقت اور قادرِ مطلق خدا ہوتا ہے۔ وہ اپنی بشارتوں کے مطابق انہیں غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتا ہے۔ انہیں اذیتیں پہنچانے اور کمزوری اور ناطاقتی کے طعنے دینے والوں کا گھمنڈ خاک میں مل کر اور حق غالب آکر رہتا ہے۔ جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ وہ جنہیں خدا تعالیٰ نے غلبۂ حق کے لئے کھڑا کیا ہو اپنے مقصد میں ناکام رہے ہوں اور ان کے مخالف اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ہوں۔ حق کے مخالف اپنی طاقت، اپنی اکثریت اور اپنے وسائل کی بہتات کے باوجود ہمیشہ ناکام ہوتے ہیں اور اہلِ حق اپنی ظاہری کمزوری اور بے بسی کے باوجود ہمیشہ غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اِس کے برخلاف نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا اس لئے کہ خدا اپنی سنّت کے برخلاف کبھی نہیں کرتا۔ اُس کی سنّت یہی ہے کہ وہ اہلِ حق کو ان کی کمزوری اور بے بسی کے باوجود کامیابی اور غلبہ سے ہمکنار کر کے رہتا ہے اور مخالفینِ حق کی تعلّیاں، دلآزاریاں اور طعنہ زنیاں نَسْيًا مَّنْسِيًّا ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مومن کا قیمتی زیور ——— عمدہ اخلاق

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کرونڈی ضلع خیرپور

## اخلاق کی تعریف

بزرگ صوفیاء نے اخلاق کی مختلف تعریفیں کی ہیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے منہاج الطالبین میں اخلاق کی تعریف یوں فرمائی کہ انسانی اعمال کا وہ حصہ جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ اخلاق کہلاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پھر یہ بات بھی بیان کر دینے کے لائق ہے کہ جیسا کہ عوام الناس خیال کرتے ہیں کہ خلق صرف حلیمی اور نرمی اور انکساری کا نام ہے یہ ان کی غلطی ہے بلکہ جو کچھ بمقابلہ ظاہری اعضاء کے باطن میں انسانی کمالات کی کیفیتیں رکھی گئی ہیں ان سب کیفیتوں کا نام خلق ہے مثلاً انسان آنکھ سے روتا ہے اور اس کے مقابل پر دل میں ایک قوت رقت ہے وہ جب بذریعہ عقل خداداد کے اپنے محل پر مستعمل ہو تو وہ ایک خلق ہے ایسا ہی انسان ہاتھوں سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جس کو شجاعت کہتے ہیں پس جب انسان محل پر اور موقع کے لحاظ سے اس قوت کو استعمال میں لاتا ہے تو اس کا نام بھی خلق ہے اور ایسا ہی انسان کبھی ہاتھوں کے ذریعہ سے مظلوموں کو ظالموں سے بچانا چاہتا ہے یا ناداروں اور بھوکوں کو کچھ دینا چاہتا ہے یا کسی اور طرح سے بنی نوع کی خدمت کرنا چاہتا ہے اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جس کو رحم کہتے ہیں اور کبھی انسان اپنے ہاتھوں کے ذریعہ سے ظالم کو سزا دیتا ہے اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جس کو انتقام کہتے ہیں اور کبھی انسان حملہ کے مقابل پر حملہ کرنا نہیں چاہتا اور ظالم کے ظلم سے درگذر کرتا ہے اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جس کو عفو اور صبر کہتے ہیں اور کبھی انسان بنی نوع کو فائدہ پہنچانے کے لئے پیروں سے یا ہاتھوں سے کام لیتا ہے یا دل اور دماغ سے اور ان کی بہبودی کے لئے اپنا سرمایہ خرچ کرتا ہے تو اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جس کو سخاوت کہتے ہیں پس جب انسان ان تمام قوتوں کو موقع اور محل کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے تو اس وقت ان کا نام خلق رکھا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

(القلم آیت ۵)

یعنی تو ایک بزرگ خلق پر قائم ہے سو اسی تشریح کے مطابق اس کے معنے ہیں یعنی یہ کہ تمام قسمیں اخلاق کی سخاوت، شجاعت، عدل، رحم، احسان، صدق، حوصلہ وغیرہ تجھ میں جمع ہیں۔ غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب، حیاء، دیانت، مروت، غیرت، استقامت، عفت، زہادت، اعتدال، مواسات یعنی ہمدردی، ایسا ہی شجاعت، سخاوت، عفو، صبر، احسان، صدق، وفا وغیرہ جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقع پر ظاہر کی جائیں گی تو سب کا نام اخلاق ہوگا اور یہ تمام اخلاق در حقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقعہ کے لحاظ سے بالارادہ ان کو استعمال کیا جاتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۹ بحوالہ روحانی خزائن جلد)

## اخلاق کی قسمیں

اخلاق کی دو ہی قسمیں ہیں (۱) اخلاق حسنہ (۲) اخلاق سیئہ

### اخلاق حسنہ

اخلاق حسنہ سے مراد یہ ہے کہ معاشرہ میں ایک انسان کا دوسرے انسانوں سے لین دین، تعلقات، میل جول اور برتاؤ اچھا ہو، حسن سلوک ہو۔

چونکہ عمدہ اخلاق دین کا آدھا حصہ ہے اس لئے اسلام نے اخلاق حسنہ پر انتہائی زور دیا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق حسنہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:۔

مَا مِنْ شَيْءٍ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

(ابوداؤد)

عمدہ اخلاق سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے ترازو میں کسی اور چیز کا وزن نہیں ہے۔

دراصل اعلیٰ اخلاق ہی ہر نیکی کی بنیاد ہیں اور اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کی درستی پر بہت زور دیا ہے۔

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی معاشرۃ الناس)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ یعنی اخلاق حسنہ کو اپنا شیوہ بناؤ۔

اسلام کی ایک بڑی خوبی اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسلام نے ہر ایک کے حقوق مقرر فرمائے بادشاہ اور رعایا کے، ماں باپ کے، حاکم و محکوم کے اور پھر صرف یہی نہیں بلکہ جانداروں کے بھی حقوق مقرر فرما دیے۔ اور پھر ان حقوق کو بہترین طور پر ادا کرنے کی بجا آوری کی تلقین فرمائی اور کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی نظر انداز نہیں کیا حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے ملنے والوں کو ملتے ہوئے چہرہ سے خوش کرو تو یہ بھی تمہارا ایک عمدہ خلق ہوگا جو تمہیں خدا کے حضور نیکی کا مستحق بنائے گا اخلاق حسنہ سے متصف شخص کا مقام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ)

عمدہ اخلاق سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے ترازو میں کسی چیز کا وزن نہیں اور اچھے اخلاق کا مالک انسان ایسے شخص کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے جو سارا دن روزہ رکھے اور نمازیں پڑھے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا۔

(بخاری کتاب الادب)

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہے۔

احادیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت درج ہے

سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارہ میں پوچھا گیا جس پر اکثر اور زیادہ عمل کرنے سے انسان جنت میں جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ دو چیزیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں جو انسان کو جنت میں لے جاتی ہیں ایک تو تقوی اللہ ہے حسن المعاملۃ مع الخالق یعنی خالق کیساتھ حسن معاملہ ہو اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی پر پابند ہو اور دوسری چیز جو انسان کو جنت میں لے جاتی ہے۔

حسن المعاملۃ مع الخلق

یعنی مخلوق خدا کیساتھ حسن معاملہ اچھا برتاؤ کرنا اسی طرح آپ کا ایک اور ارشاد بھی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

۳۔ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ
مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا

قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔

پس ان تمام احادیث نبویہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عمدہ اخلاق کے بغیر انسان کبھی خود عزت کا مستحق نہیں ہے ان احادیث میں اخلاق کی تعریف اور اعلیٰ اخلاق کے اپنانے کی ترغیب دی گئی ہے اور اسلام کے نزدیک وہ شخص ایک اعلیٰ اور بلند مقام پر ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں

## اخلاق سیئہ

اخلاق سیئہ سے مراد یہ ہے کہ انسان کے اپنے معاشرہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ میل جول برتاؤ تعلقات اچھے نہ ہوں! جہاں اسلام نے اخلاق حسنہ اپنانے کی ترغیب دی وہاں اخلاق سیئہ یعنی برے اخلاق کی مذمت بھی کی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا مانگا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ
مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ
وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ

اے اللہ میں برے اخلاق اور برے اعمال سے اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جس طرح اخلاق حسنہ سے متصف لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب ہوگی اسی طرح وہ لوگ جو بد اخلاق ہوں گے اور اخلاق سیئہ کے مالک ہوں گے وہ اس رفاقت سے محروم اور بد نصیب رہیں گے۔ چنانچہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے آپ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ مِنْ اَبْغَضِکُمْ اِلَیَّ وَ
اَبْعَدِکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ
الْقِیَامَۃِ اَلثَّرْثَارُوْنَ
وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْھِقُوْنَ

تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دور بد اخلاق لوگ ہوں گے جو منہ پھٹ یعنی بڑھ بڑھ باتیں کرنے والے، لوگوں پر تکبر جتلانے والے اور منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے!

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جس کے اخلاق اچھے نہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے"۔

(ملفوظات جلد ششم)

پس اعلیٰ اخلاق ہی مومن کا قیمتی زیور ہے جو شخص خود کو اس حسین و جمیل زیور سے آراستہ نہیں کرتا اس کی بدبختی میں اور کیا کسر باقی رہ جاتی ہے ورنہ اسلامی احکام تو ایسے سہل ہیں کہ جن پر نہایت آسانی اور تھوڑی سی مشقت برداشت کرنے سے عمل ہو سکتا ہے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد بھی پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اعلیٰ درجہ کے حلیم اور خلیق بنو لیکن نہ بے محل اور بے موقعہ اور ساتھ اس کے یہ بھی یاد رکھو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جن کے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں سو تم ان اخلاق فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائیں، اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہیں پاتا وہ اخلاق کے دعوے میں جھوٹا ہے ۔ ۔ ۔ یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اسلئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو، ہنسی ٹھٹھا، کینہ وری۔ گندہ زبانی لالچ جھوٹ بدکاری بدنظری بدخیالی، دنیا پرستی تکبر غرور خود پسندی شرارت ۲

۴ کج بحثی۔ سب چھوڑ دو۔"

(کشتی نوح)

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ سب کو بھی اخلاق حسنہ اپنانے اور اخلاق سیئہ سے بچنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

# مسجد کے متعلق بعض آداب و احکام

مکرم مولوی رشید احمد صاحب ارشد مربی سلسلہ

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ مساجد خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے جلال کو قائم کرنے کا ذریعہ ہیں اور صرف خدا تعالیٰ کی خاطر بنائی جاتی ہیں۔ اسلئے کوئی شخص بھی خواہ وہ کسی قوم اور ملک کا ہو اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو اسلامی مساجد میں عبادت بجا لا سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک موقع پر نجران کے عیسائیوں کو مسجد میں عبادت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ گویا اسلام کی اس عبادت گاہ کا دروازہ ہر ایک موحد کے لئے کھلا ہے

مسجد کے آداب کے متعلق بعض باتیں جن کا خیال رکھنا اور جن پر عمل کرنا ہر ایک کا فرض ہے درج ذیل ہیں

۱۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کی اساس اور بنیاد تقویٰ اور محض خدا کی عبادت ہے اسلئے مسجد کو فتنہ و فساد کا مرکز بنانا کسی صورت میں جائز نہیں۔ بلکہ اس سے محبت و پیار کی اشاعت ہونی چاہیئے

۲۔ انسان کو چاہیئے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنی توجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف لگائے اور عبادت کی طرف اپنے خیالات و جذبات کو لانے کی کوشش کرے۔

۳۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ
لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

۴۔ نماز با جماعت میں کچھ دیر ہو تو خاموشی سے انتظار کرے اور تسبیح و استغفار میں وقت گذارے۔ حدیث میں آیا ہے کہ نماز کا انتظار کرنے والا نماز پڑھنے کا ہی ثواب حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے انتظار کو نماز ہی میں شمار کرتا ہے۔

(۵) مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے اندر رکھنا چاہیئے

(۶) مسجد میں تھوکنا یا کسی اور قسم کی گندگی پھیلانا سخت منع ہے بلکہ اور مسجد کو صاف ستھرا رکھنا چاہیئے۔

(۷) مسجد میں بوقت ضرورت آرام کیا جا سکتا ہے اور لیٹا جا سکتا ہے مسافر رات گزار سکتے ہیں۔ اس کی ممانعت نہیں

(۸) مسجد میں کوئی ایسا ہتھیار یا چیز نہیں لانی چاہیئے جس سے دوسرے بھائیوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو اگر مجبوراً لانی پڑے تو احتیاط سے رکھے

(۹) مسجد میں دینی و مذہبی مجالس منعقد کی جا سکتی ہیں۔ حتی کہ شعر بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ لیکن پاکیزہ اور دینی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بیٹھ کر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اشعار سنے ہیں۔

(۱۰) مسجد عبادت اور خدا تعالیٰ کی یاد کے لئے ہے۔ اسلئے اس میں بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرنا۔ خرید و فروخت کے معاملات طے کرنا اور بے فائدہ گفتگو کرنا سخت ناپسندیدہ ہے

(۱۱) مسجد میں اونچی آواز سے بولنا یا گفتگو کرنا جس سے دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہو کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونچی آواز سے منع فرمایا

(۱۲) نمازی کے آگے سے گزرنے کی احادیث میں سخت ممانعت آتی ہے احادیث میں آتا ہے کہ اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے تو نمازی اسے سختی کے ساتھ روک سکتا ہے۔ بہر حال اگر مجبوراً گزرنا پڑے تو کافی جگہ چھوڑ کر گزرے تاکہ نمازی کی نماز میں خلل نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۳) مسجد میں داخل ہو تو پہلے اگلی صفوں کو پوری کرے تا کہ بعد میں آنیوالوں کو آسانی ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم کو پتہ ہو کہ پہلی صف کا کتنا ثواب ہے تو تم اس کے لئے قرعہ اندازی کرنے لگو۔

(۱۴) نماز باجماعت میں دوڑ کر شامل ہونا ناپسندیدہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سکینت اور وقار کے ساتھ مسجد میں آؤ اور نماز میں شامل ہو۔ جتنی نماز رہ جائے بعد میں پوری کر لو۔

(۱۵) مسجد میں آتے وقت کوئی ایسی چیز نہ کھائے جس کی بدبو سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ بلکہ حتی الوسع صاف ستھرے کپڑے پہن کر آئے۔ خوشبو میسر ہو تو لگائے تا کہ اجتماع کی وجہ سے جو حبس اور بدبو سی بعض اوقات پیدا ہوتی ہے اس میں کمی ہو۔ بعض اوقات کسی شخص سے اس قدر بدبو آتی ہے کہ اس کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے مومن کو چاہیئے کہ صفائی کا خاص خیال رکھے تا دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔

(۱۶) مسجد میں کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرنا پسندیدہ نہیں۔ ہاں اگر کوئی چیز مسجد میں ہی گم ہوئی ہو تو اس کا اعلان مسجد میں ہو سکتا ہے۔

(۱۷) مسجد میں اتنے چھوٹے بچوں کو لانا مناسب نہیں جن کی وجہ سے مسجد میں گندگی پھیلنے کا اندیشہ ہو یا جو دوسرے نمازیوں کی نماز خراب کرنے کا موجب ہوں۔

(۱۸) مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالے اور یہ دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ
ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ
اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

# گمشدہ اشیاء کے مالکان توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۷۵ء کے موقعہ پر گم ہونے والی مندرجہ ذیل اشیاء بذریعہ نظامت معلومات و گمشدہ اشیاء دفتر ہذا میں پہنچی تھیں۔ ان کی فہرست شائع کروائی جا رہی ہے۔

متعلقہ احباب اپنی اشیاء کا مطالبہ کرتے وقت ان کی شناخت ضرور تحریر فرمائیں تا کہ متعلقہ اشیاء صحیح مالکان کو ہی مل سکیں۔

جو اشیاء اعلان ہذا سے ایک ماہ تک مالکان نے حاصل نہ کیں ایسی اشیاء ایک ماہ گزرنے پر مستحقین میں تقسیم کر دی جائیں گی۔

(۱) پین۔ ۱ عدد شکستہ (۲) کھیس۔ ۳ عدد (ایک چھوٹا)۔ (۳) رومال دستی ۹ عدد۔ (۴) تولیے۔ ۲ عدد (۵) سویٹر بچگانہ۔ ۲ عدد (۶) بنیان۔ ایک عدد۔ (۷) کوٹ بچگانہ۔ ۱ عدد (۸) پاجامہ بچگانہ۔ ۱ عدد (۹) مفلر۔ ۵ عدد (۱۰) گلاس پختہ ۱ عدد (۱۱) چادر بستر دھاری دار۔ ۱ عدد (۱۲) جراب۔ ۱ جوڑا (۱۳) چادر۔ ۲ عدد (۱۴) صافے۔ ۳ عدد (۱۵) چاقو (چھوٹے) ۳ عدد (۱۶) کلپ بالوں والا۔ ۱ عدد۔ (۱۷) چوسنی۔ ۱ عدد (۱۸) چابیاں (متفرق) ۲۲ عدد (۱۹) بچے کی ملیشیا ۲ عدد (۲۰) جوتیاں۔ ۶ جوڑے (۲۱) جوتی (ایک پاؤں) ۴ عدد (۲۲) باٹ۔ ایک پاؤ۔ (۲۳) عینک (نظر کی) ۲ عدد (۲۴) انگوٹھی چاندی۔ ۱ عدد (۲۵) بستر (لحاف۔ گدا۔ چادر۔ ۲ کھیس) ۱ عدد (۲۶) نقدی (مختلف تاریخوں اور مختلف جگہوں سے ملی) ستر روپے۔

(ناظر ضیافت)

## ضروری اعلان

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر جو چٹ پر درج ہوتا ہے لکھنا نہ بھولیے۔ نیز پتہ صاف اور خوشخط لکھیئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

# سلسلہ کے لئے قربانی اور ایثار کا قابلِ رشک جذبہ

عزیز مکرم رشید محمد صاحب راشد ابن مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد (چک چٹھہ) حال طالب علم ٹی۔ آئی کالج ربوہ کو ایک مضمون میں اوّل اور مجموعی لحاظ سے دوم آنے پر کالج کی طرف سے مبلغ ۱۵۰ روپے انعام ملا جس میں سے انہوں نے مبلغ ۱۰۰/- روپے تحریک جدید میں اور مبلغ ۵۰/- روپے وقف جدید میں بطور چندہ دیدیئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ یہ کامیابی اور پھر یہ جذبہ ایثار و قربانی عزیز موصوف اور ان کے والدین کو مبارک ہو اور خدا تعالیٰ انہیں آئندہ بھی شاندار کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

# اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم عبدالسمیع ساکن رحمانپورہ لائلپور حال فرینکفورٹ مغربی جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ آمنہ بشیر بنت چوہدری بشیر احمد صاحب اے۔ ایل۔ آر۔ او ساکن ربوہ محلہ دارالصدر شمالی بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ نے مورخہ ۲۵ اپریل بعد نماز عصر مسجد لطیف ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔۔۔ آمین۔

(چوہدری) نعمت علی ساکن رحمانپورہ لائلپور حال لیہ ضلع مظفر گڑھ)

# دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی شیخ امیر علی صاحب ۱۲ اپریل ۱۹۷۶ء کو بعمر ۶۷ سال داغِ مفارقت دیکر اپنے حقیقی مولا کریم سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آغازِ شباب سے ہی ذکر الٰہی کا بہت شوق تھا۔ اپنے فرضی چندوں کے علاوہ طوعی چندوں میں بھی اپنی بساط سے بڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ ملٹری سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد چک ۴۱۶ ج۔ ب سودھی ضلع لائلپور میں رہائش اختیار کر لی۔ سنہ ۱۹۷۳ء میں بجلی کا کرنٹ لگنے سے بہت تکلیف پہنچی اور سر کے کچھ حصہ میں ورم ہو گیا اور تکلیف اندر ہی اندر بڑھتی رہی۔ یکم اپریل ۱۹۷۶ء کو نیشنل ہسپتال لائلپور میں داخل کرایا گیا۔ ڈاکٹروں نے ہمدردی سے علاج کیا مگر فائدہ نہ ہوا اور بالآخر ۱۲ اپریل کو علی الصبح تین بجے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ جنازہ اسی دن ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

تمام احمدی احباب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ میرے پیارے بھائی کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(شیخ سبحان علی صدر جماعت چک ۴۱۶ ج۔ ب سودھی۔ P.O. مہدی آباد براستہ گوجرہ)


## خصوصی رعایت

### پندرہ مئی سے یکم جون تک

ستارہ اور رشید لون کے خوبصورت پرنٹ فلیٹ اور کے ٹی بے شمار رنگوں میں۔ نیز ہمارے ہاں ہر قسم کا کپڑا ریشمی فلیٹ وولی کریپ۔ ساٹن۔ ڈیشن کے خوشنما ڈیزائن اور سادہ سوفینی۔ پولی وی۔ پاپلین۔ چک۔ شرٹنگ۔ کاٹن۔ ٹیٹرون نیز خوشنما ڈیزائنوں میں پردہ کلاتھ۔ چادریں اور بستر شیٹ بارعایت خرید فرمائیں۔

پروپرائٹر: نبی احمد باجوہ۔ احمد کلاتھ سٹورز۔ گولبازار۔ ربوہ

فون نمبر: ۵۶۸


## قائدین مجالس اطفال خدام کے پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے اطلاع ...

مہتمم تعلیم ... (... مدیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اللہ تعالیٰ ہر آن انسان کو اپنی بیشمار رحمتوں اور برکتوں سے نواز رہا ہے

## اگر انسان غور کرے تو اسے معلوم ہو کہ سارا جہان اس کی خدمت میں لگا ہوا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کی بے انداز وسعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں اتنی وسیع ہیں کہ اگر انسان غور کرے اور سوچے تو اسے معلوم ہو کہ ہر قدم جو انسان اٹھاتا ہے، ہر لمحہ جو انسانی زندگی پر گزرتا ہے، ہر ساعت جو اس پر آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور اس کی بے انتہا برکات کو اپنے ساتھ لے کر آتی ہے اور پھر اگر انسان اور زیادہ غور کرے تو اسے معلوم ہو کہ سارا جہان اس کی خدمت میں لگا ہوا ہے اور دن رات اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے وہ حصہ پا رہا ہے۔ ہر ہاتھ جو وہ لمبا کرتا ہے، ہر آنکھ جو وہ جھپکتا ہے، ہر آواز جو وہ سنتا ہے، ہر تھوک جو وہ نگلتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کا ہی نتیجہ ہے ورنہ خود انسان میں کہیں یہ طاقت تھی کہ وہ ایسا کر سکتا۔ اگر ڈاکٹر ہائیڈروکلورک ایسڈ پلا پلا کر انسان کی قوتِ ہضم درست کرتے تو وہ چند دنوں کے اندر اندر مر جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ایک ایسی مشین لگا دی ہے کہ جونہی کوئی غذا استعمال میں آتی ہے وہ مختلف قسم کی تبدیلیوں کے بعد اسے انسانی خون میں شامل کر دیتی ہے اور پھر خون اس غذا کو لے کر فوراً دل میں پہنچتا ہے جہاں اس کی صفائی کے لئے اسے پھیپھڑوں میں سے گزارا جاتا ہے پھر صاف شدہ خون دل کے بائیں حصہ میں آنے کے بعد ایک بڑی رگ کے ذریعہ دل سے باہر نکلتا ہے جو آگے چل کر دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے ایک حصہ سر کی طرف خون لے جاتا ہے اور دوسرا حصہ دل کے مقام سے نچلے حصہ کی طرف خون لے جاتا ہے اور اس طرح ہر عضو اپنی اپنی ضرورت کے مطابق غذا حاصل کر لیتا ہے مثلاً دماغ کے وہ اعلیٰ حصے جو عقل اور شعور کے مرکز ہیں وہ اس سے اپنی غذا لے لیتے ہیں اور جسم کے مختلف اعضاء کو حرکت میں لانے والے مراکز اپنی غذا لے لیتے ہیں۔ اسی طرح آنکھ کان، ناک، زبان اور دوسرے اعضاء اپنی غذا لے لیتے ہیں۔ غرض ایک عظیم الشان نظام ہے جو زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جاری کیا ہوا ہے۔

لوگ کارخانے دیکھتے ہیں تو تعجب کرتے ہیں۔ چکیوں کو دیکھتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں کہ یہ کس طرح آٹا پیس رہی ہیں۔ مگر انہیں کبھی احساس نہیں ہوتا کہ ان تمام مشینوں سے ایک بڑی مشین اللہ تعالیٰ نے خود انسانی جسم کے اندر پیدا کر رکھی ہے جو پیس بھی رہی ہے، جو صاف بھی کر رہی ہے، جو طاقت بھی پہنچا رہی ہے۔ جس طرح بعض مشینیں ایسی ہوتی ہیں جو میدہ الگ نکالتی جاتی ہیں اور سبوس الگ نکالتی جاتی ہیں اسی طرح انسانی جسم میں اللہ تعالیٰ نے جو مشین بنا رکھی ہے اس میں سے کوئی خون صالح پیدا کرتی ہے، کوئی عقل کو طاقت دیتی ہے، کوئی سمع کو طاقت دیتی ہے، کوئی بصر کو طاقت دیتی ہے، کوئی قوتِ گویائی کو طاقت دیتی ہے۔ غرض ایک نظام ہے جو انسان کے اندر دن رات کام کر رہا ہے اور بیسیوں چیزیں ہیں جو اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سے کوئی انسانی حِس کو طاقت دیتی ہے، کوئی قوتِ شامہ کو طاقت دیتی ہے، کوئی اعصاب کو طاقت دیتی ہے۔ اسی طرح انسانی دماغ میں مختلف قسم کے ڈیپارٹمنٹ بنے ہوئے ہیں۔ اتنے بڑے ڈیپارٹمنٹ دنیوی گورنمنٹوں میں نہیں ہوتے جتنے انسانی دماغ میں اللہ تعالیٰ نے بنائے ہوئے ہیں مگر انسان کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے کیا کیا احسانات ہو رہے ہیں۔ وہ اندھے کی طرح گزر جاتا ہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہمیشہ خالی رہتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۰۹-۲۱۰)

---

**ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔**

---

## شکریہ احباب

میرے بیٹے عزیز میاں حمید الدین کی وفات پر اس قدر احباب کرام اور بہنوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں کہ میرے لئے ان کا جواب دینا ازحد مشکل ہے۔ ان پُرخلوص اور ہمدردی سے لبریز خطوط اور مخلصانہ دعاؤں کا جس قدر میں شکریہ ادا کروں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دے اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ احباب عزیز حمید الدین مرحوم جو جماعت احمدیہ اوکاڑہ کا ایک نڈر اور مخلص کارکن تھا کے بچوں کے مستقبل کے لئے اور اس کی بیوہ اور ضعیف والدین کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اس خلاء کو اپنے فضل سے پُر کرے۔ آمین

(طالبِ دعا روشن دین ربوہ حال چوک کلاں اوکاڑہ)

## درخواستہائے دعا

(۱) کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برادرم مکرم عبدالباری صاحب قیوم ابن محترم کیپٹن نواب دین صاحب پھیپھڑوں میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ قارئینِ الفضل اور بزرگانِ جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔

(رفیق الدین کارکن وکالتِ مال تحریکِ جدید ربوہ)

(۲) میری والدہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ خواجہ محمد الدین صاحب بٹ مرحوم آف مکان ۲۴/۴ دار البرکات ربوہ کا پتے کا اپریشن لاہور میں ہوا تھا۔ اپریشن کے بعد کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ بخار بھی اکثر ہو جاتا ہے۔ احبابِ کرام ان کی صحتِ کاملہ اور لمبی زندگی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خواجہ بشیر احمد حبیب آف لنڈن حال کرشن نگر لاہور)

(۳) بہاولپور کے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری فیض اسلم صاحب بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے۔ آمین

(۴) خاکسار کی اہلیہ جمیلہ بیگم سابق صدر لجنہ اماء اللہ بہاولپور کچھ دنوں سے شدید بیمار ہیں احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رانا مبارک احمد سیکرٹری مال بہاولپور)


## ضرورت ہے

ہمیں اپنی ادویات کی دکان پر کام کرنے کے لئے دو ۲ کاؤنٹر سیلزمین درکار ہیں تجربہ کار کاؤنٹر سیلزمین یا ڈسپنسر کو ترجیح دی جائے گی۔ غیر تربیت یافتہ اشخاص جن کی کم از کم تعلیم میٹرک پاس ہو بھی درخواست دے سکتے ہیں جن کو دکان پر کاؤنٹر سیلزمین کی تربیت دی جائے گی اور دورانِ تربیت ان کو معاوضہ بھی دیا جائے گا۔ تربیت مکمل کرنے کے بعد ان کو دکان ہی پر بطور کاؤنٹر سیلزمین ملازمت دے دی جائے گی۔ خواہشمند فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر خود ملیں تحریری درخواست کے علاوہ اپنے ہمراہ تعلیمی سرٹیفکیٹ و شناخت ضرور لاویں۔

**شفا میڈیکو چوک ہسپتال لاہور فون نمبر ۶۳۶۹۳**